OPEN ACCESS

ABHATH

(Research Journal of Islamic Studies)

Published by: ***Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.***

ISSN (Print) : 2519-7932

ISSN (Online) : 2521-067X

October-December-2024

Vol: 9, Issue: 36

Email:abhaath@lgu.edu.pk

OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

تھیوڈور نولڈیکے کے نزدیک قرآنی ذرائع اوران کارد؛ایک اختصاصی مطالعہ

The Quranic Sources According to Theodor Nöldeke and Their Refutation; A Specialized Study"

Iqra Naheed

Ph.D. Research Scholar, Department of Islamic Studies, University of Sialkot

rashidbajwa169@gmail.com

Dr. Abdur Rahman

HOD, Department of Islamic Studies, University of Sialkot

abdulrehman.is@uskt.edu.pk

DOI: https://doi.org/10.54692/abh.2024.09362150

Abstract:

This article delves into the historical and scholarly discussions surrounding the origins and authenticity of the Quranic revelation, specifically focusing on Theodor Nöldeke's critical perspective. It examines how orientalists, particularly Nöldeke, have interpreted the Quran as a product of socio-emotional and anthropological circumstances rather than divine revelation. Nöldeke's arguments against the traditional Islamic understanding of divine inspiration, including his assertions about Muhammad (PBUH) as an "Oriental visionary" influenced by emotional and cultural factors, are critically analyzed. The article also highlights the responses of Muslim scholars to Nöldeke's claims, providing counterarguments from Quranic text, Islamic traditions, and historical context to refute his anthropological and psychological interpretations of revelation.

Keywords: Theodor Nöldeke, Quranic Revelation, Orientalist Criticism, Anthropological Perspective, Islamic Scholarship

تمہید:

نزول قرآن کے زمانہ سے ہی قرآن کریم نہ صرف عربوں بلکہ اہل کتاب کی توجہ کا بھی مرکز بنا تھااور یہاں تک کہ بعض یا اکثر مخالفین اسلام قرآن کی آیات کو یادر کھتے حتی کہ مسلمانوں اور رسول اللہ ﷺ سے بحث وجدل کرتے ہوئے آیات قرآنی سے استفادہ کرتے تھے۔اہل کتاب کے علماء کی توجہ قرآن مجید کی طرف اُس وقت زیادہ مبذول ہوئی جب قرآن نے

گزشتہ آسمانی کتابوں اور اہل کتاب کی تاریخ کا ذکر کیا۔ اہل کتاب کے محققین میں قرآن کی طرف دلچسپی کی ایک بڑی وجہ وہ تحقیقاتی کام ہے جس میں قرآن کا پچھلی آسمانی کتابوں اور مختلف مذاہب سے تعلق ثابت کیا گیا ہے۔

اللہ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ پر وحی کے نزول کی حقیقت پر تقریباً تمام مستشرقین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، اوران کے خیالات مختلف تھے۔ بعض نے وحی کو مکمل طور پر مسترد کیا،[1] جبکہ کچھ نے اسے ظاہراً تسلیم کیا مگر اس کے مواد کو رد کر دیا۔[2] نولڈیکے اپنی کتاب "Geschichte des Qorans" میں وحی کے مطلق لکھتا ہے کہ:

"Muhammed, erzählt man, ward beim Empfange der Offenbarung oft von einem schweren Anfall ergriffen."[3]

"کہا جاتا ہے کہ محمد ﷺ پر وحی کے نزول کے وقت اکثر ایک شدید کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔"

ان افراد میں سے جو رسول ﷺ پر نزولِ وحی کو ظاہری طور پر تسلیم کرتے ہیں، نولڈیکے بھی شامل ہیں۔ انہوں نے اسے کبھی نفسیاتی بیماری کی صورت میں بیان کیا، اور کبھی کہا کہ یہ صرف نبی ﷺ کی داخلی آواز تھی، جیسے کہ وہ اللہ کی طرف سے سن رہے ہوں۔ نولڈیکے اپنے تمام خیالات اور تصورات کو مسلمانوں کے معتبر ذرائع جیسے قرآن، حدیث، اور سیرت سے اخذ کرتا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ قرآن مجید رسول ﷺ کی ذاتی تصنیف ہے اور وحی آپ ﷺ سے ایک بے قابو جذباتی حالت میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، وہ مسلمانوں کے بیان کردہ بیشتر وحی کی اقسام کو مشکوک سمجھتے ہیں۔ اس مضمون میں محقق نے نہ صرف نولڈیکے کے قرآن کریم کے متعلق اٹھائے گئے شبہات پر روشنی ڈالی ہے، بلکہ ان شبہات کا جواب دینے کی کوشش بھی کی ہے۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ:

نولڈیکے کے پیدا کردہ شبہات کا متعدد اہل علم نے محققانہ انداز میں رد کیا ہے۔ ان میں ڈاکٹر رضا محمد الدقیقی شامل ہیں، جنہوں نے جامعہ ازہر مصر سے "قراءة نقدية جديدة لكتاب تاريخ القرآن لنولديكي" کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی۔ اسی طرح مالک حسین شعبان نے 2011ء میں جامعہ یرموک اردن سے "القراءات القرآنية تاريخ القرآن للمستشرقين

---

[1] ولیم میور، ڈی سی مرگولیتھ، ہنری لامنز۔

William Muir, D.S. Margoliouth, Henri Lammens.

[2] مونٹگمری واٹ، ٹی آر جی بارکر، جان ڈبلیو ڈریپر ۔

Montgomery Watt, T.R.G. Barker, John W. Draper.

[3] Theodor Noldeke, Geshicte dez Qorans, Gottingen, Verlag der Dieterichschen Buchhandlung, 1860, p:18

الألماني نولديكي: عرض و نقد" کے عنوان سے تحقیق کی، جس میں قراءات قرآنیہ پر کیے گئے اعتراضات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ مولانا محمد اویس ندوی نے بھی "المعارف" دار المصنفین اعظم گڑھ، انڈیا میں "مستشرق نولدیکی اور قرآن" کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا، جس میں انہوں نے سورہ یوسف کی ایک آیت کی تفسیر کے حوالے سے نولڈیکے کے خیالات پر تنقید کی ہے۔ نولڈیکے کی تحقیق کے اہم موضوعات میں قرآنی ذرائع، حفاظت قرآن، جمع وتدوین، ترتیب قرآنی، سبعہ احرف، حروف مقطعات، اور نظم ومناسبت شامل ہیں۔ اس مضمون میں قرآنی ذرائع پر ان کے اعتراضات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔

تھیوڈور نولڈیکے (Theodor Nöldeke) اور اس کی تحقیقات کا تعارف:

نولڈیکے ایک مشہور جرمن مستشرق (Orientalist) اور ماہر لسانیات تھا۔ نولڈیکے 2 مارچ 1836ء کو ہیمبرگ میں پیدا ہوا اور 25 دسمبر 1930ء کو کارلسروے میں انتقال ہوا۔ اور 94 سال زندہ رہا۔ 1849ء سے 1853ء تک اس نے اپنے استاد ہینرک ایچ ایولڈ کی رہنمائی میں یونانی اور لاطینی ادب کے ساتھ ساتھ عبرانی زبان کے اصولوں کا مطالعہ کیا۔ سامی زبانوں کا مطالعہ کرنے کے لیے، اس نے بائبل سے متعلق عربی، سریانی، سنسکرت، فارسی، ترکی، اور آرامی کا مطالعہ کیا، پھر بعد میں اس نے ان کی تمام بولیوں کا مطالعہ کیا اور عبرانی زبان کا مطالعہ کیا۔ وہ فرانسیسی، انگریزی، ہسپانوی اور اطالوی بھی بولتا تھا۔ اور 1856ء میں بیس سال کی عمر میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ الدکتور رضا محمد الدقیقی اپنی کتاب "الوحی الیٰ محمدﷺ بین الانکار و التفسیر النفسي" میں نولڈیکے کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"ولد نولدكه في ٢ مارس ١٨٣٦م بمدينة هاربورج ،وتوفي في ٢٥ ديسمبر من عام ١٩٣٠ م بمدينة كارلسروه؛ فهو قد عاش ٩٤ سنة، كانت رغم ضعف صحته"[4]

نولڈیکے نے جرمنی کے مشہور جامعات میں تعلیم حاصل کی، جن میں گوٹنگن اور لیپزگ شامل ہیں۔ ان کا بنیادی میدان سامی زبانوں کا مطالعہ تھا، لیکن انہوں نے قرآن اور اسلامی تاریخ کے حوالے سے بھی گہرائی سے تحقیق کی۔ اپنی علمی خدمات کے نتیجے میں، وہ 1859ء میں گوٹنگن یونیورسٹی میں پروفیسر بنے۔ اور بعد میں اس شعبے میں دیگر معروف اداروں سے وابستہ رہے۔ نولڈیکے کی سب سے مشہور کتاب "تاریخ قرآن" (Geschichte des Qorans) ہے، جو 1860ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں انہوں نے قرآن کے نزول، ترتیب، اور تدوین کے حوالے سے مفصل تحقیق کی۔ نولڈیکے نے قرآن

---

[4] الدقیقی، رضا محمد، الدکتور، "الوحی الیٰ محمدﷺ بین الانکار و التفسیر النفسي"، دار النوادر، ص:19

Al-Daqīqī, Razā Muhammad, Al-Doctor, "Al-Wahi Ila Muhammadﷺ Bain al-Inkār wa al-Tafsir al-Nafsī," Dar al-Nawādir, p:19.

کی سورتوں کو ترتیب دینے کے لیے ایک نیا نظام تجویز کیا، جو تاریخی ترتیب پر مبنی تھا۔الدکتور رضا محمد الدقیقی "الوحی الیٰ محمدﷺ بین الانکار و التفسیر النفسي" میں فرماتے ہیں:

"هذا الكتاب هو تاريخ القرآن Geschichte des Qoran، للمستشرق الألماني تيو دور نولدكه Theodor Noldeke (١٨٣٦ - ١٩٣٠م)، كان في أصله رسالة دكتوراه باللغة اللاتينية بعنوان حول نشوء وتركيب السور القرآنية تقدم بها الشاب نولدكه» عام ١٨٥٦م إلى جامعة جوتنجن Göttinge للحصول على الدرجة وكان عمره عندئذ عشرين عاما، وحصل عليها بالفعل بمرتبة الشرف الأولى"[5]

علاوہ ازیں قرآن مجید سے متعلق نولڈیکے کے خیالات 1891ء میں انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا میں 'The Quran' کے نام سے ایک آرٹیکل کی صورت میں زیادہ مرتب صورت میں شائع ہوئے۔نولڈیکے کو جرمن مستشرقین کا 'شیخ' (Leader) بھی کہا جاتا ہے۔ وہ جامعہ ستراسبورغ (University of Strasbourg)، فرانس میں مشرقی علوم کا استاذ رہا ہے۔اسے یونانی علوم وفنون کے علاوہ عبرانی، سریانی اور عربی زبان میں بھی خاصا ادراک حاصل تھا۔اس کی کتاب "تاریخ قرآن" (The History of the Quran) مستشرقین کی نظر میں علوم قرآن پر ایک مصدر کی حیثیت رکھتی ہے۔[6]

اسلامی تاریخ کے ابتدائی ادوار اور پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی پر ان کی تحقیق مغربی علمی حلقوں میں بہت اہم سمجھی جاتی ہے۔اس کی تحقیقات میں تنقیدی نقطہ نظر نمایاں تھا، اور اس کا انداز تاریخی متن کے تجزیے پر مبنی تھا۔نولڈیکے کی تحقیقات نے مستشرقین اور اسلامی علوم کے طلبہ کے لیے ایک بنیاد فراہم کی۔اس کے خیالات کو مسلمانوں اور غیر مسلموں دونوں حلقوں میں تنقید اور بحث کا سامنا رہا، لیکن اس کی علمی مہارت اور تحقیقی صلاحیت کو عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا۔نولڈیکے کے کام کو مسلم دنیا میں تنقیدی نظر سے دیکھا جاتا ہے، کیونکہ اس کے نتائج اور مفروضے اکثر اسلامی عقائد سے مختلف تھے۔تاہم، اس کی تحقیقات نے مغربی علمی دنیا میں اسلامی علوم کے حوالے سے ایک نئی سوچ کو جنم دیا اور تحقیق کے نئے دروازے کھولے۔نولڈیکے کا کام

[5] الدقیقی، رضا محمد، الدکتور، "الوحی الی محمدﷺ بین الانکار و التفسیر النفسي"، ص:23

Al-Daqīqī, Razā Muhammad, Al-Doctor, "Al-Wahi Ila Muhammadﷺ Bain al-Inkār wa al-Tafsir al-Nafsī," Dar al-Nawadir, p:23

[6] حافظ، محمد زبیر، ڈاکٹر، اسلام اور مستشرقین، مکتبہ رحمۃ للعالمین، اکتوبر 2014ء، ص:22

Hāfiz, Muhammad Zubair, Dr., "Islām aur Mustashriqeen," Maktabah Rahmat-ul-Alameen, October 2014, p:22.

اسلامی اور سامی علوم کے میدان میں ایک اہم حوالہ ہے اور اس کی تحقیقات آج بھی مستشرقین اور ماہرینِ لسانیات کے لیے ایک بنیادی ماخذ سمجھی جاتی ہیں۔

وحی کے بارے میں نولڈیکے کا نقطہ نظر:

نولڈیکے (Theodor Nöldeke) کا نظریہ وحی قرآن کے بارے میں خاصا تنقیدی اور مغربی مستشرقانہ زاویے سے تھا۔ اس نے وحی کو اسلامی نقطہ نظر سے نہیں بلکہ تاریخی اور بشریاتی (anthropological) تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی۔ نولڈیکے نے یہ دعویٰ کیا کہ قرآن کا وحی ہونا ایک ذاتی تجربہ تھا جو نبی اکرم ﷺ کے ذہنی، جذباتی اور سماجی حالات کا نتیجہ تھا۔ اس کے مطابق، وحی کوئی ماورائی (supernatural) عمل نہیں تھا۔ بلکہ محمد ﷺ کی شخصیت کے اندرونی شعور اور ارد گرد کے حالات سے ابھرنے والا پیغام تھا۔ نولڈیکے کے نزدیک، وحی کے عمل کو ایک نفسیاتی تجربے کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ اس نے یہ نظریہ پیش کیا کہ نبی ﷺ نے اپنی سوچوں اور الہامات کو وحی کے طور پر پیش کیا، جنہیں وہ خود واقعی خدا کی طرف سے سمجھتے تھے۔ نولڈیکے نے اپنی کتاب "تاریخ القرآن" (Geschichte des Qorans) میں قرآن کے نزول کو مکی اور مدنی ادوار میں تقسیم کیا اور ان دونوں ادوار کے درمیان موجود فرق کو اس وقت کے حالات اور ضروریات کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی۔ اس کے مطابق، وحی کے پیغامات ان ضروریات کا جواب تھے، جن کا سامنا نبی ﷺ کو اس وقت کے عرب معاشرے میں تھا۔

نولڈیکے کا خیال ہے کہ قرآن مجید پیغمبر اسلام ﷺ کی ذاتی تصنیف ہے اور وحی آپ سے ایک بے قابو ہیجانی حالت میں صادر ہوتی ہے جسے وہ 'Uncontrollable Excitement' کا نام دیتا ہے۔ وحی، پیغمبر اسلام ﷺ کی اپنی ذات سے صادر ہوتی ہے اور آسمان سے نازل شدہ نہیں تھی، اس کی دلیل کے بارے نولڈیکے کا کہنا یہ ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نڈر اور بے باک طبیعت کے حامل ایک وژنری (Visionary) انسان تھے۔ غار حرا کی زاہدانہ ریاضتوں نے ان کے دماغ کو جلا بخش دی تھی۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ ان کے منکرین کی مخالفت نے ان میں ایک چٹان کی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ پیغمبر اسلام ﷺ یہودیت اور عیسائیت کے بارے، بنیادی معلومات پہلے ہی سے رکھتے تھے۔ اور وحی، جبرئیل، کتاب وغیرہ جیسے تصورات سے ناواقف نہ تھے۔ ان حالات اور معلومات کے ساتھ پیغمبر اسلام ﷺ سے وحی ایسے صادر ہوتی تھی جیسا کہ ایک شاعر کے سینے سے شعر نکلتا ہے۔ اگرچہ شاعر اپنے شعر کو ذاتی تخلیق سمجھتا ہے لیکن پیغمبر اسلام ﷺ اپنی ذات سے صادر ہونے والے کلام کا

صحیح تجزیہ نہ کر پائے اور جو کلام ان سے حالات کے تقاضوں کے تحت صادر ہوا تھا، اسے اپنی زاہدانہ طبیعت اور بھولپن کے باعث اللہ کی طرف سے نازل شدہ وحی سمجھ بیٹھے۔[7] اس بارے میں نولڈیکے لکھتا ہے:

"How these revelations arose in Muhammad's mind is a question which is almost as idle to discuss as it would be to analyze the workings of the mind of a poet. In his early career, sometimes perhaps in its later stages also, many revelations must have burst from him in uncontrollable excitement, so that he could not possibly regard them otherwise than as divine inspirations. We must bear in mind that he was no cold systematic thinker, but an Oriental visionary, brought up in crass superstition, and without intellectual discipline; a man whose nervous temperament had been powerfully worked on by ascetic austerities, and who was all the more irritated by the opposition he encountered, because he had little of the heroic in his nature. Filled with his religious ideas and visions he might well fancy he heard the angel bidding him to recite what was said to him."[8]

اقسامِ وحی اور نوعیتِ وحی کے بارے میں نولڈیکے کا نقطہ نظر:

نولڈیکے (Theodor Nöldeke) نے وحی کی اقسام اور ان کی حقیقت پر جو اعتراضات کیے، وہ اس کی مستشرقانہ تحقیقات کا حصہ ہیں۔ جن کا مقصد قرآن اور نبی کریم ﷺ کے حوالے سے مسلمانوں میں شکوک پیدا کرنا تھا۔ نولڈیکے کے وحی کے متعلق درج ذیل دعوے ہیں۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو بنیاد بنانا:

نولڈیکے کا دعویٰ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت (جس میں دو اقسامِ وحی یعنی صلصلۃ الجرس اور فرشتے کی انسانی شکل میں آمد کا ذکر ہے) وحی کی صرف یہی دو اقسام ثابت کرتی ہے۔ اس بنیاد پر وہ باقی تمام روایات کو مسترد کرتا ہے۔ اور یہ دعویٰ کرتا ہے قرآن و سنت کی تشریح غلط کی گئی ہے۔ مسلمانوں کی قرآنی اور حدیثی تشریحات کو مسترد کر کے وحی کی دیگر اقسام (مثلاً خواب، دل میں القا) کو ناقابلِ اعتبار قرار دیتا ہے۔ اور یہ اپنی اس بات کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والی حدیث مبارکہ اور ابن حجر[9] کی طرف سے پیش کردہ ایک تشریح کو اپنے مقصد کے استدلال کے لیے استعمال کرتا ہے۔ وہ حدیث مبارکہ "صحیح بخاری" "کتاب بدء الوحی" میں اس طرح ہے:

---

[7] اسلام اور مستشرقین، ج: 1، ص: 24، جامع الکتب الاسلامیۃ

"Islām aur Mustashriqeen," Vol:1, p:24, Jāmia al-Kutub al-Islamiyyah.

[8] Theodor Noldeke, The Quran; An Introductory Eassy, USA : Interdiciplinary Biblical Research Institute, 1992, p. 5

[9] العسقلانی، الحافظ احمد بن علی بن حجر، فتح الباری، دار السلام الریاض، الجزء الاول ص: 26

أنَّ الحارِثَ بنَ هِشامٍ سَأَلَ النبيَّ ﷺ كيفَ يَأْتِيكَ الوَحْيُ؟ قالَ: كُلُّ ذاكَ يَأْتِينِي المَلَكُ أحْيانًا في مِثْلِ صَلْصَلَةِ الجَرَسِ، فَيَفْصِمُ عَنِّي، وقدْ وعَيْتُ ما قالَ، وهو أشَدُّهُ عَلَيَّ، ويَتَمَثَّلُ لي المَلَكُ أحْيانًا رَجُلًا فيُكَلِّمُنِي، فأعِي ما يقولُ[10]

نولڈیکے اپنی کتاب میں ان دعوؤں کے متعلق اس طرح لکھتا ہے:

"Auf die Frage, in welcher Weise ihm die Offenbarungen gegeben würden, soll Muhammed der 'Aïša geantwortet haben, bald vernähme er ein Gedröhn wie von einer Glocke, dies griffe ihn am meisten an; wenn aber der Engel sich entfernte, hätte er die Offenbarung empfangen.**"**[11]

دعویٰ کا رد:

نولڈیکے کے اس دعوے کا انحصار جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث پر ہے جس میں حارث بن ہشام نے رسول ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کبھی کبھی وحی گھنٹی کی جھنکار کی طرح آتی ہے جو مجھ پر بہت گراں ہوتی ہے۔ پھر جب یہ ختم ہوتی ہے تو میں اسے سمجھ لیتا ہوں۔ اور کبھی فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے تو میں اس کی بات کو یاد کر لیتا ہوں۔ نولڈیکے نے یہ نتیجہ نکالا چونکہ نبی ﷺ نے اس حدیث میں صرف دو اقسام کا ذکر کیا لہذا مسلمانوں کے بیان کردہ دیگر اقسام وحی کہ کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن یہاں پر دو باتیں بڑی اہم ہیں۔ ایک یہ کہ پوچھنے والی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہیں تھیں۔ بلکہ حارث بن ہشام تھے جنہوں نے نبی پاک ﷺ سے سوال کیا تھا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صرف روایت کر رہی ہیں۔ دوسرا نولڈیکے نے ابن حجر کی ایک تشریح کو اپنے مقصد کے لیے لیا۔ حالانکہ ابن حجر نے اس کا جواب بھی دیا تھا۔[12] جیسے نولڈیکے نے نظر انداز کر دیا۔ جیسا کہ مستشرقین کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر نولڈیکے صحیح تحقیق کرنے والا ہوتا۔ تو تمام احادیث کو جمع کرتا۔ کیونکہ کسی بھی موضوع کی مکمل تصویر صرف ایک حدیث سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ ایک محقق کو تمام نصوص کو جمع کرنا

Al-Asqalānī, Al-Hāfiz Ahmad bin Ali bin Hajar, "Fath al-Bārī," Dār al-Salām, Riyadh, Vol. 1, p:26.

10 البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ، کتاب بدءالوحی، رقم الحدیث: 2

Al-Bukhārī, Muhammad bin Ismaīl, "Al-Jāmi' al-Sahih," Kitāb Bada' al-Wahi, Hadith No:2

11 Theodor Noldeke, Geshicte dez Qorans, Gottingen, Verlag der Dieterichschen Buchhandlung, 1860, p:16

12 ابن حجر، فتح الباری، الجزء الاول، ص: 26

Ibn Hajar, "Fath al-Bārī," Vol. 1, p:26.

چاہیے جو اس موضوع سے متعلق ہوں اور نولڈیکے نے ایسا نہیں کیا۔قرآن وسنت میں وحی کی بے شمار اقسام کو بیان کیا گیا ہے۔جیسا کہ سورۃالشوریٰ میں اللہ رب العزت کافرمان ہے:

”وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ“[13]

اس آیت مبارکہ میں وحی کی تین اقسام کوبیان کیا گیاہے:

براہ راست وحی: جیسے خواب یاالہام،جو خفیہ طورپراللہ کی طرف سے علم عطاکرنے کاذریعہ ہوتے ہیں۔اور نبی ﷺ پر خواب کے ذریعے وحی کانزول ہوتاتھا۔جیساکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاوالی حدیث مبارکہ موجودہے:

”أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ“[14]

یہ خواب صرف ابتدائی وہیں تک محدود نہ تھے۔بلکہ بعد میں بھی وحی کے طور پر جاری رہے۔جیسے کہ نبی ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ وہ(نبی ﷺ) اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین امن کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو رہے ہیں۔[15]اس کے علاوہ بھی بہت زیادہ ایسے خواب احادیث میں موجود ہیں جو اس چیز پر دلالت کرتے ہیں۔کہ رسول ﷺ پر وحی بذریعہ خواب نازل ہوتی تھی۔اورالہام کے بارے میں بھی قرآن پاک میں بہت سی آیات ایسی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول ﷺ پر وحی بذریعہ الہام نازل ہوتی تھی۔جیساکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کاارشادہے کہ اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ کی والدہ کوالہام کیاکہ اپنے بچے کودریامیں ڈال دیں۔

”وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِىْ وَ لَا تَحْزَنِىْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ“[16]

---

[13]القرآن، سورۃالشوریٰ، 51:42

Al-Qur'an, 51:42.

[14] البخاری، الجامع الصحیح،کتاب بدءالوحی،رقم الحدیث:3

Al-Bukhārī, "Al-Jāmi' al-Sahih," Kitāb Bada' al-Wahi, Hadith No:3.

[15] البخاري،الجامع الصحیح،کِتَابُ تَفْسِيرِ القُرْآنِ،بابُ قَوْلِهِ: إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ،مکتبہ الشاملہ،رقم الحدیث:4844

Ibid, Kitāb Tafsir al-Qurān, Bab Qaulihi: "Iz Yubayi'unaka Tahta al-Shajarah," Maktabah al-Shamilah, Hadith No:4844.

[16]القرآن،سورۃ القصص،7:28

Al-Qur'an, 7:28.

اسی طرح قرآن مجید میں یہ بھی موجود ہے کہ اللہ رب العزت نے حضرت مریم کوالہام کیا۔ کہ وہ نخل کو ہلائیں تا کہ ان کے لیے کھجوریں گرجائیں۔

"وَ هُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا"[17]

سورۃ الشوریٰ کی آیت مبارکہ میں جو وحی کی دوسری قسم بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ پردے کے پیچھے سے کلام کرنا، جیسا کہ اللہ رب العزت نے موسیٰ ﷺ سے براہ راست کلام کیا تھا:

"كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا"[18]

اسی طرح اللہ رب العزت نے نبی ﷺ سے معراج کی رات پردے کے پیچھے کلام کیا اور اس وقت پانچ نمازیں فرض کی۔[19]

اس کے علاوہ جو وحی کا تیسرا طریقہ تھا جس کے ذریعے پورا قرآن نازل ہوا ۔اللہ تعالیٰ جبرائیل امین کو رسول ﷺ کے پاس بھیجا کرتے تھے۔جبرائیل امین کے نزول کی کئی کیفیات یا حالتیں تھی۔جن کو الدقیقی نے "الوحی الیٰ محمد ﷺ بین الانکار و التفسیر النفسي" میں تفصیل سے نقل کیا ہے۔[20]

☆ مسلمانوں کی دیگر روایات کو ناقابل اعتبار کہنا:

نولڈیکے کا ایک دعویٰ یہ ہے کہ مسلمانوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے علاوہ دیگر روایات قبول کیں، جو غلط تشریحات پر مبنی ہیں۔ مسلمانوں نے تمام روایات کو جانچنے اور تحقیق کے بعد قبول کیا ہے، حالانکہ صحاح ستہ کی کتب

---

[17] القرآن، سورۃ المریم، 19:26-25

Al-Qur'an, 26:19-25.

[18] القرآن، سورۃ النساء، 4:164

Al-Qur'an, 164:4.

[19] البخاري، الصحيح البخاري، كِتَابُ أَحَادِيثِ الأَنْبِيَاءِ، بَابُ ذِكْرِ إِدْرِيسَ عليه السلام، رقم الحديث:3342

Al-Bukhārī, "Al-Sahih al-Bukhāri," Kitāb Ahadith al-Anbiya, Bāb Dhikr Idris Alaihi Salām, Hadith No:3342.

[20] الدقیقی، رضا محمد، الدکتور، "الوحی الیٰ محمد ﷺ بین الانکار و التفسیر النفسي" ص:114-110

Al-Daqīqī, Razā Muhammad, Al-Doctor, "Al-Wahi Ila Muhammad ﷺ Bain al-Inkār wa al-Tafsir al-Nafsi," p:114-110.

میں یہ اصول واضح ہے کہ کسی بھی روایت کو بلا تحقیق قبول نہیں کیا گیا۔اس کے ان دعوؤں کو الدقیقی "الوحی الی محمدﷺ بین الانکار و التفسیر النفسي "میں اسطرح لکھتے ہیں:

"فقد ادعى أن الربط بين أنواع وحي الله إلى محمد ﷺ في نظام عقدي واحد قد أحدثه المسلمون فيما بعد، وأن النبي ﷺ لم يتحدث في رواية عائشة إلا عن نوعين هما: أنه كان (يسمع صلصلة الجرس)، وأحيانا يتحدث معه الملك مثلما يتكلم مع واحد من الناس)؛ أما الأنواع الأخرى فهو يرفض معظمها لسببين:أولهما: أنها قيلت فقط لأن المتأخرين من المسلمين ارتضوا بعض الروايات الأخرى غير رواية عائشة.ثانيهما: أنها تقوم على تفسيرات خاطئة للسنة والقرآن." [21]

دعویٰ کارد:

وحی کے کسی ذریعے کے ثبوت یاعدم ثبوت کا معیار قرآن اور سنت ہے۔نولڈیکے نے وہ طریقہ تسلیم کیا۔جس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھنٹی کی آواز جیسی صدا سنائی دیتی تھی۔اور اس کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر اعتماد کیا۔تو پھر وہ دیگر اقسام کے لیے یہی معیار کیوں نہیں اپناتا۔خاص طور پر جب یہ قرآن سے اجمالی طور پر اور سنت سے تفصیلی طور پر ثابت ہیں۔نولڈیکے نے دعویٰ کیا۔کہ وحی کی کئی اقسام سنت اور قرآن کی غلط تشریحات پر مبنی ہیں۔لیکن اس نے نہ تو یہ وضاحت کی کہ کون سی اقسام کی بات کر رہاہے۔اور نہ ہی یہ بتایا کہ کون سی تشریحات غلط ہیں۔ان کا بیان بغیر کسی ٹھوس دلیل کے محض ایک عمومی دعویٰ ہے جو ناقابل قبول ہے۔لہذا وحی کی وہ اقسام جن کے بارے میں اس نے انکار کیا یا ان کے وجود کو مشکوک قرار دیا۔وہ قرآن اور سنت کی روشنی میں ثابت ہیں۔ان اقسام کے بارے میں نولڈیکے کا دعویٰ یہ کہ قرآن وسنت کے غلط تشریحات کی بنیاد پر قائم ہیں، باطل ہے۔محمد رضا الدقیقی لکھتے ہیں:

"فثبت إذن أصالة أنواع الوحي التي ادعى نولدكه تأخر القول بها وعدم ثبوتها عن النبي ، وبطلت بذلك دعواه أن القول بهذه الأنواع إنما تم بسبب تفسيرات خاطئة للسنة والقرآن."[22]

---

[21] ایضا،ص:101

Ibid, p:101.

[22] الدقیقی،رضا محمد،الدکتور، "الوحی الی محمدﷺ بین الانکار و التفسیر النفسي"، ص:118

Al-Daqīqī, Razā Muhammad, Al-Doctor, "Al-Wahi Ila Muhammad ﷺ Bain al-Inkār wa al-Tafsir al-Nafsi," p:118.

☆ وحی کی خارجی حقیقت کو مسترد کرنا:

نولڈیکے کی تحقیق کا مقصد وحی کو ایک نفسیاتی یا طبعی تجربہ قرار دینا ہے۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر آنے والی وحی دراصل ایک ذاتی کیفیت تھی، جس میں خارجی حقیقت کا کوئی دخل نہیں تھا۔

"وما هذا إلا لأن نولدكه يظن أن قول النبي ﷺ: أحيانا يأتيني مثل صلصلة الجرس. يفيده في تفسير الوحي لمحمد ﷺ على أنه أمر ذاتي داخلي يأتي إثر حالة صرعية مرضية"[23]

دعویٰ کا رد:

قرآن مجید اور دیگر واضح دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نولڈیکے کے اس نظریے کو رد کیا جا سکتا ہے، جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وحی رسول اللہ ﷺ کی انفعالی کیفیات کا نتیجہ تھی۔ اگر وحی کا منبع رسول اللہ ﷺ کی اپنی ذات ہوتی، تو جب منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگایا، [24] آپ ﷺ کی شدید خواہش کے باوجود کہ فوراً ان کی براءت ظاہر ہو، اس بارے میں آیات کے نزول میں تقریباً ایک ماہ کا وقفہ کیوں ہوتا؟ اس دوران آپ ﷺ کو شدید ذہنی اذیت کا سامنا رہا۔

اسی طرح جب مشرکین مکہ نے آپ ﷺ سے اصحاب کہف، ذوالقرنین، اور روح کی حقیقت کے بارے میں سوالات کیے، تو آپ ﷺ فوری جواب دینے سے قاصر رہے، جس کی وجہ سے مخالفین نے آپ ﷺ کی نبوت پر اعتراضات کیے۔ اگر وحی آپ ﷺ کے قابو میں ہوتی، تو ان سوالات کے جوابات فوراً دیے جا سکتے تھے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ دنیا کے معروف ادیب اور شاعر مشکل حالات میں بھی اپنی تخلیقات پیش کرنے کے اہل سمجھے جاتے ہیں۔ مزید برآں، حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی کبھار انسانی شکل میں آپ ﷺ کے پاس تشریف لاتے، جو اس بات کا ایک اور ثبوت ہے کہ وحی کا منبع رسول اللہ ﷺ کی ذات نہیں تھی بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے تھی۔ اس کے علاوہ، آپ ﷺ نے کبھی کسی صحابی کو حضرت جبرئیل علیہ السلام سمجھنے کی غلطی نہیں کی، جو ظاہر کرتا ہے کہ وحی کا ذریعہ مکمل طور پر خارجی تھا اور آپ ﷺ سے الگ تھا۔

---

[23] ایضا، ص:103

Ibid, p:103.

[24] البخاري، كتاب تفسير القرآن، بَابُ قَوْلِهِ {لَوْلاَ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ المُؤْمِنُونَ وَالمُؤْمِنَاتُ، بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا}، رقم الحديث:4750

Al-Bukhārī, "Kitāb Tafsir al-Qurān," Bāb Qaulihi: {Lawla Iz Sami'tumuhu Zannal-Mu'minuna wal-Mu'minat, Bi-Anfusihim Khayran}, Hadith No:4750.

تمام شواہد اور حقائق واضح طور پر یہ ثابت کرتے ہیں کہ وحی کا ماخذ رسول اللہ ﷺ کی ذات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تھی۔ مزید یہ کہ قرآن مجید کی متعدد آیات واضح طور پر بیان کرتی ہیں کہ یہ کتاب محمد ﷺ کی ذاتی تصنیف نہیں بلکہ اللہ کی جانب سے نازل کردہ وحی ہے۔ مثال کے طور پر سورہ احزاب میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَۚ وَ اللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًاؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا"[25]

یہ آیت آپ ﷺ کے متبنیٰ بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ان کی زوجہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے واقعے کے متعلق نازل ہوئی۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا آپ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں، اور ان کا نکاح آپ ﷺ کی خواہش پر حضرت زید رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔ تاہم، جب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بتایا کہ وہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ عدم موافقت کی بنا پر انہیں طلاق دینے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو آپ ﷺ نے انہیں طلاق دینے سے منع کیا۔ حالانکہ آپ ﷺ کے دل میں یہ بات تھی کہ اگر حضرت زید رضی اللہ عنہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیں تو آپ ان سے نکاح کریں گے۔ مگر یہ ایسی خواہش تھی جسے اس وقت کے معاشرتی دباؤ کی وجہ سے ظاہر کرنا ممکن نہ تھا، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں یہ تصور عام تھا کہ منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے کا درجہ دیا جاتا تھا اور اس کی مطلقہ سے نکاح کو ناجائز سمجھا جاتا تھا۔

قرآن مجید نے اس معاملے میں یہ وضاحت کی کہ وہ خواہش، جسے آپ ﷺ معاشرتی دباؤ کے باعث چھپانا چاہتے تھے، اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے لیے ممکن ہوتا کہ قرآن کی کوئی آیت چھپا لیتے، تو یہ آیت ضرور چھپاتے۔[26] یہ آیت واضح کرتی ہے کہ وحی آپ ﷺ کی ذاتی خواہشات یا اندرونی کیفیات پر مبنی نہیں تھی، بلکہ اس کا منبع خالصتاً اللہ تعالیٰ کی جانب سے تھا۔

---

[25] القرآن، سورۃ الاحزاب، 37:33

Al-Qur'an, 37:33.

[26] نظامی، ڈاکٹر محمد عمران، اسلام اور تحریک استشراق، نعیمیہ بک سٹال، اکتوبر 2024، ص: 119

Nizāmī, Dr. Muhammad Imrān, "Islām aur Tehreek-e-Istishrāq," Naimiyah Book Stall, October 2024, p:119.

☆ جبرائیل کی شکل کے اضافی دعوے:

نولڈیکے نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ حضرت جبرائیل ایک دوسرے انسان یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شکل میں آتے تھے۔اور کبھی کبھار حضرت جبرائیل فِل جمل (حملہ آور اونٹ) کی شکل میں آتے تھے۔یعنی جہاں پر یہ وحی کی اکثر کیفیات کے ثبوت کو رد کرتا ہے۔وہیں پر یہ ان دو کیفیات کا اضافہ کرتا ہے۔اور اپنی اس بات پر یہ سنن ترمذی[27] کی روایت سے استدلال کرتا ہے:

"فلقد ادعى أن آخرين (لم يُسَمِّهم) أضافوا أن من أنواع الوحي كيفيتين لنزول جبريل على محمدﷺ؛ هما: أ- نزوله في شكل إنسان آخر: (امرأة بصورة عائشة). ب- نزوله في بعض الأحيان في هيئة فحل جمل عقور."[28]

دعویٰ کا رد:

کسی بھی مسلمان عالم نے وحی کی ایسی کیفیت بیان نہیں کی جو کسی بنیاد پر نہ ہو۔کسی بھی عالم نے یہ نہیں کہا۔کہ جبرائیل نبی ﷺ پر لے کر کسی ایسے انسان کی شکل میں آئے جو کسی بڑے صحابی جیسے ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شکل اختیار کیے ہوئے ہو۔نولڈیکے کا یہ دعویٰ کہ مسلمانوں میں کسی نے یہ کہا۔کہ جبرائیل نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شکل میں یا فحل جمل کی صورت میں وحی لے کر آئے۔یہ ایسی بات ہے جو پہلی نظر میں ہی ناقابل قبول محسوس ہوتی ہے۔کیونکہ اس نوعیت کی کوئی عبارت تمام علمی مطالعے کے دوران کہیں نہیں ملتی۔البتہ صحیح بخاری میں یہ حدیث مبارکہ موجود ہے:

"أُرِيتُكِ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُ المَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِن حَرِيرٍ، فَقُلْتُ له: اكْشِفْ، فَكَشَفَ فإذا هي أَنْتِ"[29]

---

[27] الترمذی، أبو عیسی، الجامع الترمذي، أَبْوَابُ المَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، باب من فضل عَائِشَةَ رضي الله عنها، مکتبہ الشاملہ، رقم الحدیث:3880

Al-Tirmidhī, Abu Isā, "Al-Jami' al-Tirmidhī," Abwāb al-Manāqib 'an Rasul Allah ﷺ, Bāb Min Fadl Aisha Radi Allahu Anha, Maktabah al-Shamilah, Hadith No:3880.

[28] الدقیقی، رضا محمد، الدکتور، "الوحی الیٰ محمدﷺ بين الانكار و التفسير النفسي"، ص:119

Al-Daqīqī, Razā Muhammad, Al-Doctor, "Al-Wahi Ilā Muhammad ﷺ Bain al-Inkār wa al-Tafsir al-Nafsi," p:119.

[29] البخاري، الصحیح البخاري، كِتَابُ التَّعْبِيرِ، بَابُ ثِيَابِ الحَرِيرِ فِي المَنَامِ، رقم الحدیث:7012

Al-Bukhārī, "Al-Sahih al-Bukhārī," Kitāb al-Ta'bir, Bāb Thiyab al-Harir fi al-Manām, Hadith No:7012.

اسی طرح سنن ترمذی میں ایک حدیث ہے:

"أَنَّ جبريلَ جاء بِصُورتِها في خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْراءَ إلى النبيِّ ﷺ فقال هذه زَوْجَتُكَ في الدنيا والآخرة"[30]

ان احادیث میں کہیں بھی یہ نہیں آیا۔ کہ جبرائیل نبی ﷺ پر وحی لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شکل میں نازل ہوئے۔ جیسا کہ نولڈیکے کا دعویٰ ہے۔ یہ نولڈیکے کی غلط فہمی یا بددیانتی ہے۔ کہ ان احادیث کو ایسے پیش کیا جیسے جبرائیل ﷺ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شکل میں آئے ہوں۔ اسی طرح نولڈیکے نے ابن ہشام کی سیرت النبی ﷺ کا حوالہ دیا لیکن اس میں یہ کہیں نہیں ہے۔ کہ جبرائیل نبی ﷺ پر وحی لے کر فحل جمل کی شکل میں نازل ہوئے۔ لہذا نولڈیکے کا دعوے اس کے مواد اور اصل موضوع کے اعتبار سے غلط ہے۔ اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نولڈیکے نے اسلامی ذرائع میں موجود نصوص کو دانستہ طور پر ان کے اصل سیاق و سباق سے ہٹا کر ایک نیا مفہوم دینے کی کوشش کی ہے۔ یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ نولڈیکے نے ان ذرائع سے مواد اخذ کیا جن کا ذکر اس نے کیا۔ لیکن ان نصوص کو اس کے اصلی سیاق سے ہٹا کر ایک مختلف اور غلط سیاق میں پیش کیا۔ اس کا مقصد یہ دکھانا تھا۔ کہ نصوص اسی مقصد کے لیے موجود تھی۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

نولڈیکے کے دلائل بنیادی طور پر متعصبانہ اور قیاس پر مبنی ہیں۔ اس نے وحی کی اقسام کو محدود کر کے دیگر مستند روایات اور قرآنی حقائق کو نظرانداز کیا، تاکہ وحی کو نفسیاتی تجربہ ثابت کر کے اسلام کی بنیادوں پر حملہ کیا جا سکے۔ اس کی تحقیق ناقص اور متعصبانہ مفروضات پر مبنی ہے، جو اسلامی اصول و عقائد سے متصادم ہیں۔

خلاصہ بحث

یہ مضمون قرآن مجید کے نزول اور اس کی صداقت پر مختلف علمی اور تاریخی مباحث کا جائزہ لیتا ہے، خاص طور پر مستشرق تھیوڈور نولڈیکے کے تنقیدی خیالات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ نولڈیکے نے قرآن کو الہامی کتاب کے بجائے سماجی، نفسیاتی اور ثقافتی عوامل کا نتیجہ قرار دیا۔ ان کے مطابق، وحی ایک مافوق الفطرت عمل نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کی ذاتی کیفیات، جذباتی تجربات اور عرب معاشرت کے حالات کا اظہار تھا۔

---

[30] الترمذی، الجامع الترمذي، أَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، باب من فضل عَائِشَةَ رضي الله عنها، مکتبہ الشاملہ، رقم الحدیث: 3880

Al-Tirmidhī, "Al-Jāmi' al-Tirmidhī," Abwāb al-Manāqib 'an Rasul Allah ﷺ, Bāb Min Fadl Aisha Radi Allahu Anha, Maktabah al-Shāmilah, Hadith No:3880.

مضمون میں نولڈیکے کے دلائل کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے اور انہیں رد کرنے کے لیے قرآنی آیات، احادیث، اور اسلامی روایات سے شواہد پیش کیے گئے ہیں۔ مسلم علماء نے نولڈیکے کی جانب سے اٹھائے گئے شبہات کو رد کرتے ہوئے واضح کیا کہ قرآن مجید ایک الہامی کتاب ہے، جو نبی کریم ﷺ پر اللہ تعالیٰ کے براہ راست حکم کے تحت نازل ہوئی۔ مثال کے طور پر، حضرت عائشہؓ اور دیگر صحابہ کرام کی روایات کو بنیاد بنا کر بتایا گیا کہ وحی کا عمل مختلف اقسام اور حالتوں میں ہوا، جو انسانی ذہن یا جذباتی تجربات کے بجائے اللہ کی طرف سے ہدایت کا حصہ تھا۔

مضمون اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ مستشرقین کی تنقید اکثر ادھورے اور غلط مفروضات پر مبنی ہے، جو اسلامی عقائد اور تاریخ کی درست تفہیم کے بغیر کی گئی ہیں۔ اسلامی تحقیق نے نولڈیکے جیسے مستشرقین کے دعووں کو ہمیشہ مسترد کیا ہے اور قرآن کی حیثیت کو بطور الہامی کتاب ثابت کرنے کے لیے علمی اور تاریخی دلائل پیش کیے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License